کتاب نما

دین ہمہ اوست، ڈاکٹر محمد آفتاب خان۔ ناشر: ادبیات، اُردو بازار، لاہور۔ ملنے کا پتا: ادارہ مطبوعاتِ سلیمانی، اُردو بازار، لاہور۔ فون: ۰۳۱۳-۷۲۳۲۷۸۸۔ صفحات: ۳۱۸۔ قیمت: ۵۰۰ روپے۔

فاضل مصنف زرعی یونی ورسٹی فیصل آباد میں پروفیسر رہے ہیں اور ان کا شمار زرعی ماہرین میں ہوتا ہے۔ باعثِ تعجب ہے کہ انھوں نے ایک ایسے علمی اور فکری موضوع پر قلم اُٹھایا ہے جس کا زراعت کے کسی بھی شعبے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ قرآن، حدیث اور دیگر علومِ اسلامیہ کے حوالے سے انھوں نے جس عمدگی سے مباحث سمیٹے ہیں، اس کا سبب خود ان کے خیال میں سیّدابوالاعلیٰ مودودی کا فیضانِ نظر ہے۔ ان کے بقول: ''آپ کی تحریروں سے متاثر ہوکر ایک فرد کے اندر وہ نظر پیدا ہوجاتی ہے جس سے وہ صحیح اور غلط میں تمیز کرسکتا ہے''۔

ڈاکٹر آفتاب صاحب کو اپنے زمانۂ ملازمت ہی سے شدید احساس تھا کہ وطن عزیز کے بعض ادارے اور نام نہاد دانش ور پاکستان کی نظریاتی بنیادوں اور دینی تشخص کے بارے میں شکوک وشبہات پیدا کر رہے ہیں اور اس سلسلے میں خاندانی نظام، حقوقِ نسواں، مساواتِ مرد وزن وغیرہ کے حوالے سے بعض احادیث کی آڑ میں دین بیزاری اور اباحیت کے جراثیم پھیلائے جارہے ہیں۔ وہ متعلقہ موضوعات خصوصاً حدیث کا مطالعہ کرتے رہے۔ ملازمت سے وظیفہ یاب ہونے کے بعد لمبی تعطیلات میں سعودی عرب میں قیام کا موقع ملا۔ انھوں نے اپنے مطالعے کو مکمل کیا پھر قلم اُٹھا کر زیرنظر کتاب تالیف کی۔ اس کے ابواب کے موضوعات (علمِ حدیث اور اس کا ارتقا؛ جنسیت، انسانی زندگی میں اس کی ضرورت واہمیت؛ اسلام میں عورت کا مقام اور خاندانی نظام؛ مساواتِ مرد وزن کے حامی اور منکرینِ حدیث کے شکوک وشبہات، ایک تنقیدی جائزہ؛ قرآن اور احادیث پر مستشرقین کے اعتراضات کا جائزہ؛ احادیث میں جنسی موضوعات پر ایک مجموعی نظر) سے کتاب کے مباحث کا بہ خوبی اندازہ ہوتا ہے۔ درحقیقت مصنف نے بڑے دردمندانہ انداز میں

صحیح اسلامی نقطۂ نظر کی ترجمانی کی۔ احادیث نبویؐ پر اعتراضات کا بھی بڑی عمدگی سے رڈ کیا ہے۔

کتاب کے آخر میں چار ضمیمے شامل ہیں۔ حدیث کے بارے جسٹس محمد شفیع کے اِشکالات پر مولانا مودودی کے تبصرے سے ڈاکٹر آفتاب صاحب کی توضیحات مزید مضبوط ہوتی ہیں۔ پھر ڈاکٹر محمد رضی الاسلام کے مضمون: 'فرد کی قوامیت، مفہوم اور ذمہ داری' اور پروفیسر ڈاکٹر عبدالحی ابڑو کے مضمون 'عورتوں کی باجماعت نماز' کی حیثیت تائیدِ مزید کی ہے۔ ناشر نے کتاب اچھے معیار پر شائع کی ہے۔ (رفیع الدین ہاشمی)

سائنس برائے سلامتی، فیضان اللہ خان۔ ناشر: اُردو سائنس بورڈ، ۲۹۹- شاہراہ قائداعظم، لاہور۔ فون: ۹۹۲۰۵۹۶۹-۰۴۲۔ صفحات: ۱۴۸۔ قیمت: ۳۰۰ روپے۔

سائنسی ترقی نے دُور دراز ملکوں اور براعظموں کی طنابیں کھینچ دی ہیں۔ 'پردیس' کا تصور ختم ہونے کو ہے۔ ایک طرف انسان سمندروں سے پاتال کی خبریں لا رہا ہے اور دوسری طرف وہ ستاروں کی گزرگاہوں کا ہم رکاب ہے، مگر اِس غیرمعمولی ترقی کے باوجود وہ بقولِ اقبال: 'زندگی کی شبِ تاریک سحر کر نہ سکا' کی کیفیت سے دوچار ہے۔ سائنس نے انسان کے لیے آسایش مہیا اور آسانیاں فراہم کی ہیں۔ اِس اعتبار سے وہ انسانیت کے لیے باعثِ رحمت ہے مگر بعض حریص انسانوں اور قوتوں نے سائنس کو نیوکلیائی ہتھیاروں اور طرح طرح کی زہریلی گیسوں، اور زہریلے جرثوموں والے بموں کے ذریعے دو عظیم جنگوں میں لاکھوں انسانوں کو موت کے گھاٹ اُتار دیا۔ اب بھی یہ سلسلہ افغانستان، شام، عراق اور صومالیہ میں جاری ہے۔

زیرنظر کتاب اسی اجمال کی تفصیل پیش کرتی ہے۔ آٹھ ابواب (سائنس اور ٹکنالوجی ایک تعارف۔ سائنس رحمت بھی زحمت بھی۔ بنی نوعِ انسان کی ہلاکت۔ سیاسی و اقتصادی استحصال۔ انسانوں پر سائنسی تحقیق اور مالی مفادات۔ ماحول کی تباہی۔ سائنس کا ذمہ دارانہ استعمال) کے عنوانات سے موضوع کے ابعاد کا اندازہ ہوتا ہے۔ مصنف نے ایک بہت پھیلے ہوئے موضوع کے سمندر کو ایک کتاب کے کوزے میں بند کر دیا ہے۔

دراصل، سائنس اور ٹکنالوجی تو ایک ذریعہ ہے۔ آپ چاہیں تو اس کے ذریعے انسان کو بیماریوں سے نجات دلا کر اُسے صحت مند بنا سکتے ہیں۔ چاہیں تو اُسے اعلیٰ تعلیم دلا کر نئی سے نئی